حقِ پرورش کی شرائط (اسلامی تعلیمات اور ملکی قوانین کا تقابلی مطالعہ)

محمد ارشد*

اسلام نے نوزائیدہ بچوں کی جان کی حفاظت اور پرورش کا باقاعدہ نظام عطا کیا ہے۔ان کی پرورش کے لیے اولیاء کو ذمہ دار بنایا گیا ہے۔امام ابواسحٰق شیرازی سات سال سے کم عمر بچوں کی حفاظت کے واجب ہونے کا ذکر کرنے کے بعد اس کی وجہ کہتے ہیں کہ اگر اس کی حفاظت ترک کردی جائے تو وہ ضائع اور ہلاک ہو جائے (۱)۔اسی طرح زیر حضانت بچوں کی ابتدائی تعلیم و تربیت بھی اولیاء کے ذمہ لازم ہے۔شریعت نے بچے کی پرورش کے استحقاق کے لیے کئی شروط و قیود مقرر کی ہیں۔اس مضمون میں ان شرائط کے ذکر سے قبل حضانت کے مفہوم پر بحث کی جائے گی تا کہ اس مضمون کو صحیح طور پر سمجھا جا سکے۔

حضانت: حضانت کا اصل ''حضن'' ہے اس کی جمع احضان آتی ہے۔کتب لغت میں اس کے معانی حسب ذیل ہیں:

۱. مادون الابط الی الکشح. ''بغل سے نیچے سے پہلو تک کو کہتے ہیں'' (۲)۔

۲. هو الصدرو العضدان وما بينهما. وہ سینہ، دونوں بازو اور اس کے درمیانی حصہ کو کہتے ہیں (۳)۔

۳۔ حضن شکار کی جگہ کو کہتے ہیں یا اس رسّی کو کہتے ہیں جسکے ساتھ شکار کیا جاتا ہے (۴)۔

۴۔ اس کا معنیٰ جانب کے ہیں۔

یہ معنیٰ کئی مرکبات میں بیان کیا گیا ہے جیسے حضنا اللیل (رات کی دو طرفیں)، حضنا الجبل (پہاڑ کی دونوں جانبیں) حضنا الرجل (آدمی کی دونوں پہلو)، حضنا الشیء جانباه و نواحی کل شیء احضانه (کسی چیز کے دونوں جانبیں اور ہر شے کی جانبوں کو احضان کہتے ہیں)۔گویا اپنے سینے یا پہلو سے کسی کو لگانا حضانت کہلاتا ہے۔عربی تراکیب میں یہ معنی استعمال ہوئے ہیں۔حضن الصبی کا معنیٰ ہے۔اس نے اپنے بچے کو اپنی گود میں لیا۔اسی طرح حضن الطائر بیضة اس وقت کہتے ہیں جب پرندہ انڈوں کو اپنے پروں کے نیچے لیتا ہے۔الحضانة(بفتح الحاء) حاضن (حضانت کرنے والا مرد) اور حاضنة (حضانت کرنے والی عورت) کا مصدر ہے۔اس طرح حضانت پرورش اور تربیت کرنے کے عمل کو کہتے ہیں (۵)۔

حضانت کے لفظ سے کئی مشتق الفاظ عربی زبان میں استعمال ہوتے ہیں بعض الفاظ کا ذکر حسب ذیل ہے:

۱۔ الحاضن و الحاضنة:

حضانت سے اسم فاعل مذکر اور مؤنث کے الفاظ بالترتیب الحاضن اور الحاضنة استعمال ہوتے ہیں۔ان الفاظ کا معنیٰ

---

* لیکچرار، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ اسلامیہ ڈگری کالج، نارووال۔

اہل لغت یوں بیان کرتے ہیں۔ المؤ کلان بالصبی یحفظانه ویر بیانه وہ لوگ جن کو بچے کی حفاظت اور تربیت کے لیے مقرر کیا گیا ہو(۶)۔

۲۔ المحضنة:

حضانت سے اسم آلہ محضنہ استعمال ہوتا ہے گویا پرورش اور تربیت کے آلہ کو کہا جاتا ہے جیسے المعمولة للحامة کالقصعة الروحامن الطینک بوتری کے چوڑے پیالے کی طرح کا مٹی کا بنا گھونسلا (۷)۔

۳۔ المحضن:

حضانت سے اسم ظرف مکان ہے۔ اس کی جمع المحاضن آتی ہے۔ المواضع التی تحضن فیها الحمامة علی بیضها۔ وہ جگہیں جہاں کبوتری اپنے انڈوں پر بیٹھتی ہے (۸)۔

حضانت کے معنیٰ ومفہوم کو بیان کرنے کے بعد آئندہ صفحات میں حضانت کی مستحق خواتین اور مردوں کی مشترک شروط کا ذکر کیا جائے گا اور بعد میں مردوں اور خواتین کی مخصوص شروط کا ذکر کیا جائے گا۔

مشترک شروط: یہ مشترک شروط حسب ذیل ہیں:

i۔ عقل ii۔ بلوغت iii۔ آزادی iv۔ امانت وعدالت

v۔ قدرت vi۔ مکان کا محفوظ ہونا vii۔ اتحادِ دین

i۔ عقل:

چاروں فقہی مکاتب فکر کے نزدیک حضانت کی مستحق عورت یا مرد کیلئے بنیادی شروط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ ولی عقلمند ہو۔ مجنون وسفیہ اس فریضے کو انجام نہیں دے سکتا کیونکہ ایسے افراد خود اپنی ذات اور اپنے مالی معاملات کی نگہداشت نہیں کر سکتے تو وہ دوسروں کے امور کی کیسے نگہداشت کر سکتے ہیں۔

امام خصاف، امام ابن قدامہ، امام دردیر اور امام شیرازی نے ولایت کیلئے عقل کی شرط کا صراحت کے ساتھ ذکر کیا ہے (۹)۔ امام شیرازی فرماتے ہیں:

ولاتثبت لمعتوہ لأنه لا یکمل للحضانة(۱۰)

''اور معتوہ کیلئے حضانت ثابت نہیں ہے کیونکہ وہ تکمیلِ حضانت نہیں کر سکتا''

عقل کی شرط ولایت کیلئے بنیادی ضرورت ہے تاکہ زیر ولایت افراد کے معاملات کو کامل سمجھ بوجھ سے چلایا جا سکے۔

ii۔ بلوغت:

حضانت کی شروط میں سے ایک اہم شرط بلوغت ہے۔ اکثر معاملات میں بلوغت کو احکامِ شریعت کی بنیاد قرار دیا

گیا ہے۔سو حضانت کے باب میں بھی نابالغ افراد کی پرورش اور تربیت بالغ افراد کے ذمے ہے۔بالغ افراد کی عقل میں اس قدر پختگی آچکی ہوتی ہے۔اس حالت میں ہی وہ اپنے معاملات کو چلانے کے ساتھ ساتھ نابالغ اور مجنون افراد کی پرورش کی ذمہ داری پوری کرسکتے ہیں۔امام ابن ہمام، امام ابن قدامہ، امام بہوتی، امام ابوزہرۃ اور ڈاکٹر وہبہ زحیلی نے اس شرط کو بیان کیا ہے(۱۱)۔امام بہوتی کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

ولا لطفل لأنهم يحتاجون لمن يحضنهم (۱۲)

''اور بچے کو حضانت کا حق حاصل نہیں کیونکہ وہ تو خود حضانت کے محتاج ہوتے ہیں''

سو حضانت کی ذمہ داری کا تقاضا یہ ہے کہ وہ عاقل کے ساتھ ساتھ بالغ بھی ہوتا کہ زیرِ حضانت افراد کی صحیح طریقے سے پرورش کی جاسکے۔

iii۔آزادی:

حضانت کیلئے ایک شرط یہ ہے کہ حضانت کرنے والا مرد یا عورت آزاد ہو۔غلام اسکا حقدار نہیں ہے۔اس کی وجہ بڑی واضح ہے کہ غلام مرد و خاتون کسی آقا کا پابند ہوتے ہیں۔اس لیے وہ زیرِ حضانت افراد کی کما حقہ پرورش کا فریضہ انجام دینے سے قاصر ہوتے ہیں۔

امام کاسانی، امام شیرازی، امام ماوردی، امام نووی اور امام بہوتی کے مطابق آزادی حضانت کی شروط میں سے ہے(۱۳)۔

امام شیرازی اس کی وجہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

ولاتثبت الحضانة لرقيق لأنه لايقدر على القيام بالحضانة مع خدمة المولىٰ(۱۴)

''اور غلام کیلئے حضانت ثابت نہیں ہے کیونکہ وہ آقا کی خدمت کے ساتھ حضانت کی ادائیگی پر قدرت نہیں رکھتا ہے''

امام نووی کے مطابق آقا کی اجازت کے باوجود غلام حضانت کا حقدار نہیں ہے۔ان کے الفاظ یہ ہیں:

فلا حضانة لرقيقة وإن إذن السيد(۱۵)

''سو غلام عورت کیلئے حضانت کا حق نہیں ہے اگرچہ آقا اجازت دے دے''

کیونکہ اس اجازت کے باوجود وہ زیرِ حضانت افراد کی پرورش کیلئے مناسب وقت نہیں دے سکتی۔

iv۔امانت وعدالت:

حضانت کی شروط میں سے ایک شرط امانت و دیانت ہے۔اس سے مراد یہ ہے کہ حضانت کرنے والے مرد و خاتون کا کردار درست ہو اور وہ نشہ کرنے والے زنا کی شہرت رکھنے والے یا حرام کھیل میں حصہ لینے والے نہ ہوں۔کیونکہ حضانت کرنے

والے افراد کے سیرت وکردار کا زیرِ حضانت افراد کی سیرت وکردار پر اثر پڑتا ہے۔ سو زیرِ حضانت افراد کی صرف پرورش ہی نہیں بلکہ مثالی اور معیاری پرورش مقصود ہے۔

اس شرط سے پرورش میں ولایت کے کردار کی اہمیت زیادہ واضح ہوتی ہے۔ امام خصاف، امام ابن قدامہ، امام بہوتی، امام دردیر، امام شیرازی اور امام نووی نے حضانت کی اس شرط کو صراحت کے ساتھ ذکر کیا ہے (۱۶)۔

امام ابن قدامہ شرط امانت کا ذکر اِن الفاظ میں کرتے ہیں:

ولا الفاسق لأ نه غير موثوق به فی أداء الواجب من الحضانة(۱۷)

''اور فاسق حضانت کا مستحق نہیں ہے کیونکہ حضانت کے واجب کی ادائیگی میں اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا''

امام بہوتی کے مطابق فاسق حضانت کا حق نہیں کرسکتا۔ ان کے الفاظ یہ ہیں:

ولاحضانة ايضاً لفاسق لأنه لايوفی الحضانة حقها(۱۸)

''اور فاسق کیلئے بھی حضانت کا حق دار نہیں ہے کیونکہ وہ حضانت کا حق ادا نہیں کرسکتا''

امام دردیر امانت کی تفصیل ان الفاظ میں ذکر کرتے ہیں:

والإمانة فی الدين فلا حضانة كالسكير أو مشتهر بالزنا أو اللهو الحرام(۱۹)

''اور امانت کا معیار دین کے حوالے سے ہے۔ سو بہت زیادہ نشہ کرنے والا، زنا میں شہرت رکھنے والا یا حرام کھیل والے کیلئے حضانت کا حق نہیں ہے''

سو اس عبارت سے دو امور ثابت ہوئے:

i۔ امانت کا معیار دین کے اعتبار سے ہے۔

ii۔ بہت زیادہ نشہ کرنے والا، زنا کی شہرت والا اور حرام کھیل والا آدمی فاسق ہے۔

اس لیے وہ امانت و دیانت کی شرط پوری انہیں کرتا۔ سو وہ حضانت کا مستحق نہیں ہوتا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بد کردار ولی کے کردار کا اثر زیرِ حضانت افراد پر پڑتا ہے۔

امام شیرازی اس کی وجہ یوں بیان کرتے ہیں:

ولا تثبت لفاسق لأنه لايوفی الحضانة حقها ولان الحضانة إنما جعلت لحظ الولدو لا حظ للولد فی حضانة الفاسق لأنه ينشأ علی طريقته (۲۰)

''اور فاسق کیلئے حضانت ثابت نہیں ہے کیونکہ وہ حضانت کا حق پورا نہیں کرسکتا اور اس لیے کہ بچے کی خوشحالی اور سعادت کیلئے حضانت کو وضع کیا گیا ہے اور فاسق کی حضانت میں بچے کیلئے کوئی سعادت نہیں

ہے کیونکہ وہ اس (فاسق) کے طریقہ کے مطابق پرورش پائے گا''

سو مذاہب اربعہ کے مطابق حضانت کے استحقاق کیلئے امانت، دیانت اور عدالت کی شرط ہے تا کہ زیر حضانت افراد کی بہتر پرورش ہو سکے۔

حضانت کے برعکس ولایتِ نکاح میں شرط عدالت کے بارے میں اختلاف ہے۔شوافع کے ہاں عدالت اور حنابلہ کے نزدیک عدالت ظاہری شرط ہے۔امام نووی اور امام بہوتی نے اس کو بیان کیا ہے(۲۱)۔

احناف اور مالکیہ کے نزدیک عدالت شرط نہیں ہے کیونکہ ولی کا فسق، اس کو ولایت سے محروم نہیں کرتا۔امام کاسانی اور امام دردیر نے اس کو بیان کیا ہے(۲۲)۔

عبدالرحمٰن جزیری کے مطابق احناف کے نزدیک ولی کے سوئے اختیار کی شہرت، ولایت سے ممانعت کا سبب ہے(۲۳)۔

اس اختلافی شرط کے علاوہ ولایت نکاح کی متفق علیہ شروط یہ ہیں:

بلوغت، عقل، آزادی، اسلام، مرد ہونا اور حالتِ احرام میں نہ ہونا۔امام سحنون، امام کاسانی، امام نووی، امام بہوتی اور امام دردیر نے ولایتِ نکاح کے بارے میں ان شروط کا ذکر کیا ہے(۲۴)۔

مؤخرالذکر دو شروط ولایتِ حضانت کی شروط سے مختلف ہیں۔ایک یہ کہ ولایتِ نکاح صرف مردوں کو حاصل ہے جبکہ ولایتِ حضانت کا اولین حق خواتین اور بعدازاں مردوں کو حاصل ہوتا ہے۔دوسری یہ کہ ولایتِ نکاح کیلئے ولی کا حج وعمرہ کے احرام سے خالی ہونا ضروری ہے جبکہ ولایتِ حضانت میں ایسی شرط نہیں ہے۔

۷۔قدرت:

حضانت کرنے والے مرد وعورت کیلئے حضانت پر قادر ہونا ضروری کہا گیا۔اگر کسی بیماری یا مصروفیت کی بنا پر کوئی حضانت پر قادر نہ ہو تو وہ حضانت کا مستحق نہیں ہوگا۔

امام خصاف، امام دردیر اور امام ابوزہرۃ نے اس شرط کے حوالے سے صراحت کے ساتھ ذکر کیا ہے(۲۵)۔

امام دردیر کے قدرت کی شرط کے بارے میں الفاظ یہ ہیں:

والكفاءة فلا حضانة لمن لا قدرة له على صيانة المحضون(۲۶)

''اور کفایت یہ ہے کہ اس کو حضانت کا حق نہیں ہے جس کو محضون کی حفاظت پر قدرت نہ ہو''

امام ابوزہرۃ قدرت کی شرط کی مزید تفصیل یوں بیان کرتے ہیں:

ويشترط أن تكون قادرة على القيام بشؤنه فإن كانت عاجزة عن ذلک لمرضها او لتقدمها فى السنن أولانشغالها بغيره بان كانت محترفة لاتقيم فى البيت اكثر النهار

واللیل لا تکون اھلاً للحضانة لأن ھذا الحق إنما ھو لمصلحة الطفل وتربیته ورعایته وصونه و ذلک لایکون مع العجز أوعدم القیام بالبیت أکثر النھار و طول اللیل (۲۷)

''اور (حضانت کیلئے) شرط یہ ہے کہ وہ اس کے معلامات کے انجام دینے پر قادر ہو۔ سو اگر وہ اپنی بیماری، عمر رسیدہ ہونے یا کسی اور کے کام میں مصروفیت بایں طور کہ وہ ملازمہ ہو اور دِن رات کے اکثر حصے میں گھر میں قیام نہ کرتی ہو، کے سبب عاجز ہو تو وہ حضانت کی اہل نہیں ہے کیونکہ یہ حق حضانت بچے کی مصلحت، تربیت، رعایت اور حفاظت کیلئے ہے اور وہ عاجز آنے کے سبب یا اکثر اوقات گھر میں نہ ہونے کے سبب پورا نہیں ہوسکتا''

امام دردیر کے مطابق حضانت کرنے والے کیلئے متعدی امراض جیسے جذام اور برص کا نہ ہونا ضروری ہے (۲۸)۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضانت کے فریضہ کو انجام دینے کیلئے اس کی بیماری یا ایسی مصروفیت کا نہ ہونا ضروری ہے جو اس کی حضانت میں رکاوٹ کا سبب بنے کیونکہ بیماری، عمر رسیدگی اور ملازمت کے سبب اکثر اوقات گھر سے باہر رہنے کے سبب بچے کی تربیت وحفاظت نہیں کی جاسکتی۔

vi۔ مکان کا محفوظ ہونا:

حضانت کیلئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ حضانت کرنے والے کا مکان محفوظ و مامون ہو۔ بچی کی حفاظت کیلئے جائے حضانت کا محفوظ و مامون ہونا زیادہ ضروری ہے۔

امام خصاف اور امام دردیر کے ہاں اس شرط کا ذکر ملتا ہے (۲۹)۔ امام دردیر کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

فلا حضانة لمن بیته ماؤی للفساق أو بجوارھم بحیث یخاف علی البنت المطیقة منھم الفساد أوسرقة مال المحضون وغصبه (۳۰)

''سو اس کو حضانت کا حق نہیں ہے جسکا گھر فاسق لوگوں کا ٹھکانہ ہو یا ان کے پڑوس میں ایسے لوگ رہتے ہوں۔ اس اعتبار سے ان کی طرف سے بچی پر فساد کا خوف ہو یا زیر حضانت فرد کے مال کے چوری ہونے یا غصب کرنے کا خوف ہو''

vii۔ حضانت اور اتحادِ دین کی شرط:

حضانت کے باب میں فقہاء کرام کے نزدیک اتحادِ دین کی شرط ہونے یا نہ ہونے کا ذکر کرنے سے قبل اس باب میں رہنما حدیث کا ذکر حسب ذیل ہے:

حضرت رافع بن سنانؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اسلام قبول کیا اور ان کی بیوی نے اسلام لانے سے انکار کیا پس

وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور کہا کہ میری بیٹی کا دودھ چھوٹ گیا یا چھوٹنے والا ہے اور رافع نے کہا کہ یہ میری بیٹی ہے (اس لیے اسے میرے حوالے کردیا جائے) آپؐ نے فرمایا:

أقعد ناحية وقال لها اقعدى ناحية وأقعد الصبية بينهما ثم قال أدعواها فمالت الصبية إلى أمها فقال النبى ﷺ أللهم إهدها فمالت إلى إبيها فأخذها(۳۱)

''ایک طرف بیٹھ جاؤ اور اس عورت سے کہا کہ تم بھی ایک طرف بیٹھ جاؤ اور آپؐ اس بچی کو دونوں کے درمیان بٹھا دیا پھر فرمایا دونوں اس بچی کو بلاؤ۔ سو بچی اپنی ماں کی طرف مائل ہوئی۔ پس نبی اکرم ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ اس لڑکی کو ہدایت عطا فرما پس وہ اپنے باپ کی طرف مائل ہوئی چنانچہ رافع نے اس کو لے لیا''

امام نسائی کی روایت میں اسی طرح کا واقعہ میں نابالغ بچے کا ذکر ہے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا (۳۲)۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ کافر ماں کی حضانت جائز ہے وگرنہ بچے کو دونوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کا اختیار نہ دیا جاتا۔ اس روایت میں بچے کو اختیار دیئے جانے کے متعلق امام مرغینانی کا نقطہ نظر یہ ہے کہ یہ آپؐ کے خصائص میں سے تھا (۳۳)۔ حضانت کیلئے اتحاد دین شرط ہے یا نہیں اس سلسلہ میں فقہاء کی آراء حسب ذیل ہیں:

فقہی مذاہب:

حضانت کے باب میں اتحادِ دین کی شرط کے بارے میں فقہی مذاہب کے نزدیک مختلف آراء ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

حنابلہ اور شوافع کا موقف:

حنابلہ اور شوافع کے نزدیک بچے کی حضانت کیلئے اسلام شرط ہے۔ سو کافر کیلئے مسلمان پر کوئی حقِ حضانت نہیں ہے۔ امام ابن قدامہ کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

ولنا أنها ولاية فلاتثبت لكافر على مسلم كولاية النكاح والمال ولأنها إذا لم تثبت للفاسق فا لكافر أولىٰ فإن ضرره أكثر فإنه يفتنه من دنيه ويخرجه عن الإسلام بتعليمه الكفر وتزيينه وتربيته عليه وهذا أعظم الضرر(۳۴)

''اور ہمارے نزدیک یہ حضانت ولایت ہے سو کافر کیلئے مسلمان پر ولایت نہیں ہے جیسے نکاح اور مال کی ولایت اور اس لیے بھی جب یہ حضانت فاسق کیلئے ثابت نہیں ہے۔ سو کافر زیادہ بہتر ہے (کہ اس کیلئے

حضانت ثابت نہ ہو) کیونکہ اس کا نقصان زیادہ ہے کہ وہ اس کے دین کے بارے میں فتنہ میں مبتلا کرے گا اور وہ اس کو کفر کی تعلیم، اس کی آرائش اور تربیت کے سبب اسلام سے خارج کر دے گا اور یہ زیادہ نقصان دہ ہے''

امام بہوتی نے بھی اسی انداز میں اس کی وجہ کو بیان کیا ہے۔(۳۵) اسی طرح شوافع کا موقف امام شیرازی ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

ولا تثبت لکافر علی مسلم(۳۶)

''اور کافر کیلئے مسلمان پر حضانت نہیں ہے''

امام شیرازی اس کی وجہ یوں بیان کرتے ہیں:

لأن الحضانة جعلت لحظ الولد ولاحظ للولد المسلم فی حضانة الکافر لانه یفتنه عن دینه وذلک أعظم الضرر(۳۷)

''کیونکہ حضانت بچے کی خوشحالی کیلئے وضع کی گئی ہے اور مسلمان بچے کیلئے کافر کی حضانت میں کوئی خوشحالی نہیں ہے کیونکہ وہ اسے اپنے دین سے فتنہ کا سبب بنتا ہے اور وہ زیادہ نقصان کا سبب ہے''

اس سے ثابت ہوا کہ حنابلہ اور شوافع کے نزدیک کافر کو مسلمان پر کوئی حقِ حضانت نہیں ہے۔

مالکیہ کا موقف:

المدونۃ الکبریٰ میں ہے کہ اگر کوئی مسلمان خاوند طلاق دے دے اور وہ کتابیہ (یہودی/عیسائی) عورت ہو اور اس کی چھوٹی اولاد ہو۔(ابن القاسم نے) فرمایا وہ مسلمان عورت کی طرح اپنے بچوں کی زیادہ حقدار ہے۔ میں (سحنون) نے عرض کیا یہ عورت ان کو شراب پلاتی ہو یا خنزیر کا گوشت کھلاتی ہو تو پھر آپ اسے مسلمان عورت کی طرح کیوں قرار دیں گے۔ فرمایا ان کے مابین تفریق سے قبل وہ ان کو عام غذا دیتی تھی اگرچہ وہ خنزیر کے گوشت اور شراب سے محبت کرتی تھی اور اگر وہ ایسا ارادہ کرے تو اس کو اس سے روک دیا جائے اور اس سے بچہ نہ لیا جائے اور اگر ان کو ایسا خوف ہو تو مسلمان لوگوں کے ساتھ اس بچے کو ملا دیا جائے تا کہ وہ ایسا نہ کر سکے۔

اس بحث کا اختتام حسب ذیل الفاظ کے ساتھ ہے:

والیهودیة والنصرانیة والمجوسیة فی هذا سواء مثل المسلمة(۳۸)

''اور یہودی، عیسائی اور مجوسی عورت حضانت میں مسلمان کی طرح برابر ہے''

اس سے ثابت ہوا کہ یہودی، عیسائی اور مجوسی عورت بچے کی حضانت کے باب میں مسلمان عورت کی طرح ہے۔

احناف کا موقف:

احناف کے نزدیک ذمی خاتون اپنی مسلمان اولاد کی حضانت کی زیادہ حقدار ہے جب تک کہ وہ ادیان کے محاسن ومعائب کے بارے میں سمجھ نہ رکھتے ہوں۔امام مرغینانی کے بقول:

والذمیته أحق بولدها المسلم مالم یعقل الأدیان أویخاف أن یالف الکفر (۳۹)

''اور ذمی عورت مسلمان بچے کی زیادہ حقدار ہے جب تک کہ وہ ادیان کی عقل نہ رکھتا ہو یا کفر سے الفت کا خوف نہ ہو''

اس سے معلوم ہوا کہ بچے کے عقلمند ہونے کے بعد یا کفر کی طرف میلان کے خدشے کے سبب ذمی عورت کا حق حضانت ختم ہوسکتا ہے۔

امام ابوزہرہ حق حضانت کے ختم ہونے کی وجہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ذلک لأن سبب ذلک الحق هو و فور الشفقة ولا یؤثر فیه اختلاف الدین ویستمر الحضانة ثابتاً لهامع اختلاف الدین إلا أن یضر ذلک بدین الطفل (۴۰)

''یہ اس لیے ہے کیونکہ اس کا سبب ثابت ہے اور وہ شفقت کا وافر ہونا ہے اور یہ چیز دین کے مختلف ہونے سے متاثر نہیں ہوتی اور حضانت اس عورت کے لیے دین کے اختلاف کے باوجود ثابت رہتی ہے مگر یہ کہ اس سے بچے کے دین کا نقصان ہو''

امام ابوزہرۃ کے مطابق درج ذیل دوصورتوں میں بچے کے دین کے فساد کا امکان ہوتا ہے (۴۱)۔

i۔ بچہ سن تمیز (سات سال) تک پہنچ گیا ہو اور وہ ادیان کے محاسن ومعائب کو سمجھتا ہو اور اس عورت کے دین سے متاثر ہونے کا خدشہ ہو۔

ii۔ اگر بچہ سن تمیز تک ابھی نہ پہنچا ہو لیکن اس عورت کے دین کو سیکھنے کی کوشش کرتا ہو اور اس کی عادات کو اپنانے کی کوشش کرتا ہو تو اس صورت میں بچہ اس عورت سے لے لیا جائے گا کیونکہ وہ اس کے دین کے بارے میں امین نہیں رہی اور حضانت کے لیے امانت شرط ہے۔گویا بچے کے دین کا تحفظ امانت کی شرط کے تحت آتا ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ بچے کے دین کا تحفظ مقصود اولین ہے مگر ماں کی شفقت کا بدل نہیں اس لیے اس شفقت کے حصول کے لیے نصرانی یا یہودی عورت کے کردار کو بھی قبول کیا گیا ہے۔ہاں اس میں بھی یہ شرط ضرور ہے کہ بچے کا دین متاثر نہ ہو اور اس کے دین کے متاثر ہونے کی صورت میں بچہ اس سے لے لیا جائے گا۔

احناف کے نزدیک حضانت کرنے والے مرد کے لیے اتحادِ دین شرط ہے۔امام کاسانی کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

وإتحاد الدين فلاحق للعصبية فى الدين إلا أن يكون على دينه (۴۲)

''اور حضانت کے لیے دین کا متحد ہونا شرط ہے سو بچے کے باب میں عصبہ کے لیے حق حضانت نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ اس کے دین پر ہو''

امام ابوزہرۃ اس کی وجہ ان الفاظ میں ذکر کرتے ہیں:

ذلک لأن حق الرجال فى الحضانة مبنى على الميراث ولا توارث بين المسلم وغير المسلم (۴۳)

''یہ (اتحاد دین کی شرط) اس لیے ہے کیونکہ حضانت میں مردوں کا حق میراث پر مبنی ہے اور مسلمان اور غیر مسلمان میں وراثت نہیں ہوتی''

سو معلوم ہوا کہ احناف کے نزدیک کتابیہ (یہودی/نصرانی) عورت بچے کی حضانت کی حقدار ہوتی ہے جبکہ مرد کے حق حضانت کے لیے اتحاد دین کی شرط ہے۔

گذشتہ بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ حنابلہ اور شوافع کے نزدیک حق حضانت کیلئے اسلام شرط ہے اور مالکیہ کے ہاں شرط نہیں ہے جبکہ احناف کے نزدیک خواتین کے لیے حق حضانت کیلئے اسلام شرط نہیں ہے بشرطیکہ وہ بچے اتنے کم سن ہوں کہ دین کا فہم وشعور نہ رکھتے ہوں جبکہ مردوں کیلئے شرط ہے۔

مردوں کے ساتھ مخصوص شروط:

حضانت کے لیے مشترکہ شروط کا ذکر گذشتہ صفحات میں ہو چکا ہے۔ اب بعض ایسی شروط کا ذکر کیا جا رہا ہے جو صرف مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں:

عصبہ ہونا:

مردوں کیلئے حضانت کے استحقاق کیلئے عصبہ ہونا شرط ہے۔ امام کاسانی کے الفاظ یہ ہیں:

فلاتثبت إلا للعصبة من الرجال ويتقدم الأقرب فالأقرب (۴۴)

''سو حضانت مردوں میں سے صرف عصبہ کے لیے ثابت ہے اور زیادہ قریبی پہلے حقدار ہوگا پھر اس کے بعد قریبی''

ان کے مطابق باپ، دادا، سگا بھائی، باپ شریک بھائی، سگے بھائی کا بیٹا، باپ شریک بھائی کا بیٹا، سگا چچا، باپ شریک چچا، چچا کا بیٹا اور باپ شریک چچا کا بیٹا ترتیب کے ساتھ حضانت کے حقدار ہوں گے۔

اگر بچہ لڑکا ہو تو پھر ان کے سپرد کیا جائے گا اور اگر بچہ لڑکی ہو تو پھر صرف محارم کے سپرد کیا جائے گا کیونکہ غیر محارم کے ساتھ اس کا نکاح جائز ہوتا ہے سو ان پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ امام دردیر محرم ہونے کی شرط کو بیان کرتے ہیں کہ حضانت کرنے والا

مردمحرم ہو جیسے باپ، بھائی، چچا(۴۵)۔

سو معلوم ہوا کہ مردوں میں سے ایسے افراد حضانت کے مستحق ہیں جو کہ عصبہ اور محرم ہوں۔مرد کے لیے استحقاق حضانت کے لیے عصبہ ہونے کی شرط کو چاروں فقہی مکاتب فکر نے بیان کیا ہے(۴۶)۔

مرد کے پاس حضانت کے لیے عورت ہو:

مالکیہ کے نزدیک مرد کے استحقاق حضانت کے لیے ایک اور شرط یہ ہے کہ حضانت کرنے والے مرد کے پاس عورت ہو جو یہ کام انجام دے سکے کیونکہ بچے کی حضانت کرنا بنیادی طور پر عورت کا کام ہے جیسے اس آدمی کی ماں، بیوی، لونڈی، خالہ یا چچی۔اس کی وجہ امام دردیر ان الفاظ میں ذکر کرتے ہیں۔

لأن الرجال لا قدرة لهم علی أحوال الأطفال(۴۷)

''کیونکہ مردوں کو بچوں کے احوال پر کوئی قدرت نہیں ہے''

ڈاکٹر وہبہ زحیلی بھی اس شرط کو مالکیہ کے حوالے ہی سے بیان کرتے ہیں۔ان کے الفاظ یہ ہیں:

لأن حق الحضانة للرجل لا یثبت عندهم إلا إذا کان عنده من النساء من یصلح للحضانة کزوجة أو ام أو خالة أو عمة فالحضانة فی الحقیقة حق للمراة (۴۸)

''ان (مالکیہ) کے نزدیک مرد کے لیے حق حضانت صرف اس صورت میں ثابت ہوتا ہے۔جب اس مرد کے پاس ایسی خواتین ہوں جو حضانت کی صلاحیت رکھتی ہوں جیسے بیوی، ماں، خالہ یا چچی۔سو حضانت حقیقت میں عورت کا حق ہے''

اس سے معلوم ہوا کہ مالکیہ کے نزدیک حاضن مرد کے لیے ضروری ہے کہ اس کے پاس ایسی عورت ہو جو حضانت کی قابلیت وصلاحیت رکھتی ہو۔

عورتوں کے ساتھ مخصوص شروط:

حضانت کے لیے کچھ شروط مردوں کے ساتھ خاص ہیں۔اس طرح بعض شروط خواتین کے ساتھ مختص ہیں۔یہ شرائط حسب ذیل ہیں:

حضانت سے محروم خاتون کے ساتھ سکونت نہ رکھتی ہو:

عورت کے ساتھ استحقاق حضانت کے ضمن میں مخصوص شروط میں سے ایک یہ ہے کہ جس خاتون کو حضانت کا حق ملے وہ حضانت سے محروم رہنے والی خاتون کے ساتھ رہائش پذیر نہ ہو۔

امام دردیر کے مطابق نانی اس صورت میں حضانت کی حقدار نہیں ہے جبکہ وہ اپنی بیٹی (بچے کی ماں) کے ساتھ

رہائش پذیر ہو بایں طور کہ اس نے دوسرا نکاح کیا ہو۔ ہاں اگر اس کی رہائش الگ ہو تو نانی حقدار ہوگی۔ (۴۹) اس شرط کا ذکر دیگر ائمہ کے ہاں نہیں ملتا۔

بچے کے غیر محرم سے شادی نہ کی ہو:

استحقاق حضانت کے لیے خواتین کے لیے اہم شرط یہ ہے کہ وہ لڑکی کے غیر محرم سے دوسری شادی نہ کریں کیونکہ شادی کرنے کی صورت میں وہ حضانت کے حق سے محروم ہو جائیں گی۔ اس شرط کی بنیاد احادیث کے واضح احکامات پر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا:

إن إبني هذا كان بطني له وعاء وثديي له سقاء وحجري له حواء وإن أباه طلقني وأراد أن ينزعه مني فقال لها رسول الله ﷺ أنت أحق به مالم تنكحي (۵۰)

''یہ میرا بیٹا ہے جس کیلئے میرا پیٹ ظرف، میری چھاتی مشکیزہ اور میری گود اس کے لیے پناہ گاہ تھی۔ اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور چاہتا ہے کہ اسے مجھ سے لے لے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو اپنے بچے کی زیادہ حقدار ہے جب تک کہ تو (دوسرا) نکاح نہ کرے''

انہی سے مروی ایک اور روایت کے الفاظ یوں ہیں:

إن امرأة خاصمت زوجها في ولدها فقال النبي ﷺ المرأة أحق بولدها مالم تتزوج (۵۱)

''ایک عورت نے اپنے خاوند سے اپنے بیٹے کے بارے میں جھگڑا کیا۔ سو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا عورت اپنے بچے کی زیادہ حقدار ہے جب تک وہ (دوسری) شادی نہ کرے''

چاروں فقہی مذاہب کے ہاں بھی اس شرط کا ذکر کیا گیا ہے مگر اس کی مزید وضاحت بھی کی گئی ہے کہ وہ نکاح بچے کے اجنبی اور غیر محرم سے ہو تو پھر ماں حقِ حضانت سے محروم ہوگی۔

امام کاسانی، امام بہوتی، امام دردیر اور امام شیرازی نے اس کا صراحت کے ساتھ ذکر کیا ہے (۵۲)۔

اس شرط کی بنیادی حکمت یہ ہے کہ دوسری شادی کے بعد خاوند کے حقوق کی ادائیگی کے سبب پہلے خاوند کے بچے کو مناسب توجہ نہیں دے سکتی۔ خاص طور پر اجنبی اور غیر محرم سے نکاح کی صورت میں پہلے بچے کو وقت دینا ناممکن ہو جاتا ہے اور بچے کے محرم رشتہ دار جیسے چچا سے شادی کی صورت میں ایسی صورت حال پیش نہیں آتی اس لیے اس صورت کو فقہاء کرام نے ''انت احق به مالم تنكحي'' کے حکم سے خارج قرار دیا ہے۔

ولی کیلئے عقل، بلوغت، قدرت اور آزادی جیسی شروط سے ظاہر ہوتا ہے کہ ولی میں زیر حضانت افراد کی تربیت کرنے کی بنیادی صلاحیت کا ہونا ضروری ہے۔ امانت وعدالت کی شرط کے مطابق ولی کے کردار کا درست ہونا بڑا ضروری ہے۔ اس شرط

کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس کے غلط کردار سے زیرِ حضانت افراد پر بُرے اثرات مرتب نہ ہوں۔ اتحادِ دین کی شرط کا مقصد بھی یہ ہے کہ زیرِ حضانت افراد کافر ولی کے مذہبی اثرات سے متاثر نہ ہوں۔ اس لیے جو آئمہ کافر یا کتابیہ کی حضانت کے قائل ہیں وہ بھی دین کی سمجھ سے پہلے حضانت کے حق کو تسلیم کرتے ہیں اور جب زیرِ حضانت افراد کو دین کی سمجھ آ چکی ہو اور اس سے متاثر ہونے کا خدشہ ہو تو کسی کے نزدیک بھی کافر کی حضانت درست نہیں ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ اسی طرح اجنبی سے دوسری شادی حقِ حضانت سے محروم کر دیتی ہے کیونکہ یہ امر بھی زیرِ حضانت افراد کی نشوونما میں رکاوٹ کا سبب بنتا ہے۔

سوان شروط حضانت میں ولایت کے کردار کی وضاحت ہوتی ہے کہ ولایت کے ذریعے تمام ایسے اقدامات کیے جاتے ہیں جس سے زیرِ حضانت افراد کی ذہنی و جسمانی پرورش، ان کے کردار کی تشکیل اور ان کے مذہبی عقائد کا تحفظ ممکن ہو۔

مروجہ قوانین:

مروجہ قوانین میں بھی مجوزہ ولی کے کردار، اہلیت اور نابالغ سے رشتہ داری جیسے کئی امور کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ گارڈ نیز اینڈ وارڈز ایکٹ سیکشن 17 میں ہے:

> Matters to be considered by the court in appointing guardian :
>
> (1) In appointing or declaring the guardian of a minor, the court shall, subject to the provisions of this section, be guided by what, consistently with law to which the minor is subject, appears in the circumstances to be for the welfare of the minor.
>
> (2) In considering what will be for the welfare of the minor, the court shall have regard to the age, sex and religion of the minor, the character and capacity of the proposed guardian and his nearness of kin to the minor, the wishes, if any, of a deceased parent and any existing or previous relations of the proposed guardian with the minor or his property (53).

وہ امور جن پر ولی مقرر کرتے ہوئے عدالت غور کرے گی:

۱۔ نابالغ کا ولی مقرر کرتے وقت یا قرار دیتے ہوئے عدالت، پابندی احکام دفعہ ہذا اس قانون کی مطابقت میں، جن کا نابالغ تابع ہے اور جو حالات کے مطابق نابالغ کے مفاد میں ہوں، راہنمائی حاصل کرے گی۔

۲۔ اس بات کا لحاظ کرتے ہوئے کہ نابالغ کے مفاد میں کیا ہے، عدالت پر لازم ہوگا کہ وہ نابالغ کی عمر، جنس اور مذہب کا، مجوزہ ولی کے کردار، اہلیت اور اس کی نابالغ سے رشتہ کی قربت، متوفی ماں یا باپ کی خواہشات اگر کوئی ہوں اور مجوزہ ولی کے نابالغ سے یا اس کی جائیداد سے کسی موجودہ تعلق یا سابقہ تعلقات کا خیال رکھے۔

۳۔ محمڈن لاء سیکشن 343 کے مطابق ہر وہ عورت جو حضانت کی مستحق ہوتی ہے۔ درج ذیل وجوہ کی بنا پر حقِ حضانت سے محروم ہو جاتی ہے:

(1) If she marries a person not related to the child within the prohibited degrees, e.g. a stranger, but the right revivs on the dissolution of the marriage by death or divorce; or
(2) If she goes and resides, during the subsistence of the marriage, at a distance from the father's place of residence; or
(3) If she is leading an immoral life, as where she is a prostitute; or
(4) If she neglects to take proper care of the child (54)

i۔ اگر وہ عورت ایسے شخص کے ساتھ نکاح کر لیتی ہے جو کسی بھی درجے بچے کے ممنوعہ رشتوں میں داخل نہیں ہے یعنی کوئی اجنبی ہو مگر موت یا طلاق کی بنا پر نکاح کے فسخ ہونے پر یہ حق واپس آ جائے گا۔

ii۔ اگر وہ دورانِ نکاح باپ کے مقام سکونت سے دور جا کر رہائش پذیر ہو جاتی ہے۔

iii۔ اگر وہ بد اخلاقی کی زندگی بسر کر رہی ہو جیسے کہ وہ ایک طوائف ہو۔

iv۔ اگر وہ بچے کی دیکھ بھال کرنے میں غفلت کرتی ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ اجنبی سے دوسری شادی کرنے اور کردار کے اچھا نہ ہونے پر حقِ حضانت ختم ہو جاتا ہے۔

عدالتی فیصلہ جات:

گذشتہ صفحات میں بیان کردہ شروط جیسے اجنبی سے شادی کرنا، اتحادِ دین اور ماں کے کردار کے حوالے سے عدالتی فیصلہ جات کا ذکر حسبِ ذیل ہے:

ا۔ اجنبی مرد سے شادی:

اجنبی مرد سے شادی کے حوالے عدالتی نظائر یہ ہیں:

i۔ مسز شائلہ اختر بنام عبدالرؤف کیس لاہور ہائی کورٹ میں جسٹس عبدالشکور پراچہ کی عدالت میں پیش ہوا۔ 61/2 سال کے بچے کی حضانت کا معاملہ تھا۔ اس بچے کی ماں نے اجنبی شخص سے شادی کر لی۔ اس کے سبب عدالت نے اس کو حضانت سے محروم کرتے ہوئے درخواست مسترد کر دی۔ (۵۵)

ii۔ مسز شاہین بی بی بنام ذوالفقار علی کاظمی کیس لاہور ہائی کورٹ میں جسٹس افتخار حسین چوہدری کی عدالت میں پیش ہوا۔ یہ پندرہ سالہ میمونہ کاظمی بچی کی حضانت کا معاملہ تھا۔ اس بچی کی والدہ نے اجنبی مرد سے نکاح کیا۔ اس لیے ماں کی بجائے باپ اور دادی کو اس کی حضانت کے لیے زیادہ موزوں قرار دیا گیا (۵۶)۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر بچے کے محرم رشتہ دار سے نکاح ہو تو پھر ماں کا حقِ حضانت ختم نہیں ہوتا اور اجنبی سے شادی سے حقِ حضانت ختم ہو جاتا ہے۔

۲۔ بچے کی بہبود اور ماں کے مذہب کی تبدیلی کا لحاظ:

بچے کی بہبود اور ماں کے مذہب کی تبدیلی کے حوالے سے عدالتی نظائر یہ ہیں:

i۔ مسز غلام فاطمہ بنام چانومل (Chanoomal) کیس کراچی ہائی کورٹ میں جسٹس نور العارفین کی عدالت میں پیش ہوا۔ ابتداء میں میاں بیوی ہندو تھے۔ ان کی اولاد میں تین بچے اور ایک بچی تھی۔ ان بچوں کا چچا بھی اسی گھر میں رہتا اور ان کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا۔ خاوند کی وفات کے بعد بیوی نے اسلام قبول کر لیا۔ عدالت نے اس کیس میں حضانت کے حق کا فیصلہ درج ذیل وجوہات کی بنا پر کیا:

i. They may be brought up in the family and the community to which their father belonged .
ii. The appellant is a poor man .
iii. Each child preferred to live with their uncle (57).

i۔ ان کی پرورش اس گھرانے اور طبقے میں ہو سکے جس سے انکا باپ تعلق رکھتا تھا۔

ii۔ درخواست گذار (ماں) ایک غریب عورت ہے۔

iii۔ ہر ایک بچے نے اپنے چچا کے ساتھ رہنے کو ترجیح دی ہے۔

اس کیس سے معلوم ہوا کہ محض تبدیلی مذہب کو ماں کے حقِ حضانت کے خاتمے کا سبب قرار نہیں دیا گیا بلکہ بچوں کی مجموعی بہتری کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

ii۔ مسز شہناز خواجہ بنام ریاض ناصر خواجہ کیس کراچی ہائی کورٹ میں جسٹس عبد الحمید ڈوگر کی عدالت میں پیش ہوا۔ شہناز پہلے عیسائی تھی بعد ازاں مسلمان ہوگئی اور اپنا نام تبدیل کیا اور آصف ریاض سے شادی کی۔ اس سے تین بچے ہوئے۔ پھر خاوند نے اس کو طلاق دی اور جرمنی چلا گیا۔ اس نے نہ تو خرچہ دیا اور نہ کبھی ملنے آیا اور یہ بچے دادا (ریاض ناصر خواجہ) کی حضانت میں تربیت پاتے رہے۔ اس کے بعد ان کی ماں نے دوبارہ مذہب تبدیل کیا اور عیسائی ہو کر کینیڈا میں شادی کر لی۔ عدالت نے دادا کی سابقہ کفالت، بچوں کی بہتر تعلیم، ان کی ذاتی رائے اور ماں کے تبدیلی مذہب کو سامنے رکھ کر فیصلہ کیا کہ بچوں کی بہتری اسی میں ہے کہ وہ دادا کی کفالت میں رہیں (۵۸)۔

اس کیس سے بھی معلوم ہوا کہ حضانت کیلئے بچوں کی مجموعی بہبود کو مدنظر رکھا گیا ہے اور صرف ماں کی مذہبی تبدیلی کو بنیاد نہیں بنایا گیا۔

۳۔ماں کے غلط کردار کے سبب حضانت سے محرومی:

ماں کے غلط کردار کے سبب حضانت سے محرومی کے بارے میں بعض عدالتی نظائر حسب ذیل ہیں:

طالب حسین بنام مسز بشیراں بی بی کیس لاہور ہائی کورٹ میں جسٹس گل زرین کیانی کی عدالت میں پیش ہوا۔دو بہت ہی چھوٹی عمر کی بچیوں کی حضانت کا معاملہ تھا۔ماں کے غلط کردار کی بنا پر باپ کی طرف سے درخواست دائر ہوئی کہ اس کو حضانت سے محروم کر دیا جائے۔فاضل عدالت نے اس کیس کا فیصلہ کرتے ہوئے کہ اگر ماں کا کردار واقعتہً غلط ہوتا تو یقیناً حضانت سے محروم ہو جاتی مگر اس کیس کے حالات ایسے نہیں ہیں اور ماتحت عدالتوں نے تمام پہلوؤں کو دیکھتے ہوئے درست فیصلہ کیا ہے نیز بچیوں کی بہبود بھی اسی میں ہے کہ ان کی حضانت ماں کو دی جائے۔اس لیے باپ کی درخواست مسترد کر دی گئی۔(۵۹) موجودہ قوانین اور عدالتی فیصلہ جات میں بچے کی بہبود (Welfare of the minor) کا تصور مسلم فقہاء کی اصطلاح ''حظ الولد'' (بچے کی خوشحالی) سے ماخوذ ہے(۶۰)۔

نتائج بحث:

اس مضمون میں بحث سے درج ذیل امور ثابت ہوئے:

(i) حضانت بچے کی پرورش کو کہتے ہیں۔اولیاء پر لازم ہے کہ وہ چھوٹے بچوں کی پرورش اور ابتدائی تعلیم و تربیت کریں وگرنہ وہ بچے ضائع اور ہلاک ہو جائیں گے۔

(ii) حضانت کے مستحق مرد و خواتین کی مشترک شروط یہ ہیں۔عقل، بلوغت، آزادی، امانت و دیانت، قدرت، مکان کا محفوظ ہونا، اتحادِ دین

(iii) حضانت کے استحقاق کے لیے مردوں کے ساتھ مخصوص شروط یہ ہیں: عصبہ ہونا، مرد کے پاس حضانت کے لیے عورت کا ہونا۔

(iv) حضانت کے استحقاق کے لیے عورتوں کے ساتھ مخصوص شروط یہ ہیں: حضانت سے محروم خاتون کے ساتھ سکونت نہ رکھتی ہو، بچے کے غیر محرم سے شادی نہ کی ہو۔

(v) موجودہ قوانین میں بچے کی بہبود، ولی کے کردار، اہلیت اور نابالغ کے رشتہ داری کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔عورت استحقاق حضانت کے باوجود اجنبی سے نکاح، باپ کی سکونت سے دور رہائش اختیار کرنے، غیر اخلاقی زندگی بسر کرنے، بچوں کی دیکھ بھال میں غفلت برتنے کی صورت میں حضانت سے محروم ہو جاتی ہے۔

(vi) عدالتی فیصلہ جات میں اجنبی مرد سے نکاح، ماں کے کردار اور بطور خاص بچے کی بہبود کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

(vii) بچے کی بہبود کا تصور مسلم فقہاء کی اصطلاح ''حظ الولد'' سے ماخوذ ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ شیرازی، ابواسحٰق ابراہیم بن علی بن یوسف، (476ھ)، المہذب، 640/4، دارالقلم، دمشق

۲۔ کتاب العین، 105/3؛ ابن منظور افریقی محمد بن مکرم، (م711ھ) لسان العرب، 122/13، دارصادر، بیروت، لبنان

۳۔ لسان العرب، 122/13

۴۔ ایضاً

۵۔ ایضاً

۶۔ ایضاً

۷۔ کتاب العین، 106/3؛ لسان العرب، 123/13

۸۔ ایضاً

۹۔ خصاف، ابوبکر احمد بن عمرو، (م261ھ) کتاب النفقات/۳۳۶ مجلس احیاء المعارف النعمانیہ، حیدرآباد، ہندوستان، طبع دوم، 1399ھ/ 1979ء؛ ابن قدامہ، عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ، (620ھ)، المغنی، ۷/۴۱۱ دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، (1414ھ/ 1994ء؛ دردیر، ابوالبرکات احمد بن محمد، (م1201ھ)، الشرح الصغیر، ۳/۶۳۷ مطبعہ عیسیٰ البابی الحلبی، مصر؛ المہذب، ۴/۶۴۱

۱۰۔ المہذب، ۴/۶۴۱

۱۱۔ ابن ہمام، کمال الدین محمد بن عبدالواحد، (م861ھ)، فتح القدیر، ۳/۱۵۷ فتح القدیر، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ؛ المغنی، ۷/۴۱۱؛ ابوزہرہ محمد بن احمد بن مصطفٰی، (م1974ء) الاحوال الشخصیۃ/۴۰۶ دار الفکر العربی، قاہرہ؛ وہبہ زحیلی، ڈاکٹر، الفقہ الاسلامی وادلتہ، ۱۰/۷۳۲۷، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ

۱۲۔ بہوتی، منصور بن یونس (1051ھ)، کشاف القناع، ۵/۴۹۹، دار الفکر، بیروت، لبنان، 1402ھ

۱۳۔ کاسانی علاؤالدین ابوبکر بن مسعود، (م587ھ)، بدائع الصنائع، ۳/۴۵۸ مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ؛ المہذب، ۴/۶۴۱؛ ماوردی، ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب، (م 450ھ) کتاب النفقات/۲۶۳ دار ابن حزم؛ نووی، ابوزکریا یحییٰ بن شرف، (م676ھ)، روضۃ الطالبین، ۶/۵۰۵ دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1421ھ/2000ء؛ کشاف القناع، ۵/۴۹۹

۱۴۔ المہذب، ۴/۶۴۰

۱۵۔ روضۃ الطالبین، ۶/۵۰۵

۱۶۔ کتاب النفقات/۳۳۶؛ المغنی، ۷/۴۱۱؛ کشاف القناع، ۵/۴۹۸؛ الشرح الصغیر، ۲/۲۳۸؛ المہذب، ۴/۶۴۰؛ روضۃ الطالبین، ۶/۵۰۶

۱۷۔ المغنی، ۷/۴۱۱

۱۸۔ کشاف القناع، ۵/۴۹۸

۱۹۔ الشرح الصغیر، ۲/۲۳۸

۲۰۔ المہذب، ۴/۶۴۰

۲۱۔ روضۃ الطالبین، ۵/۴۱۰؛ کشاف القناع، ۵/۵۶

۲۲۔ بدائع الصنائع، ۲/۵۰۱؛ الشرح الصغیر، ۳/۱۳۸

۲۳۔ جزیری، عبدالرحمان بن محمد عوض، (م1941ء) کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ، ۴/۵۳، داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان

۲۴۔ سحنون، عبدالسلام بن حبیب تنوخی، (م240ھ) المدونۃ الکبریٰ، ۲/۱۲۴۴، دار الفکر، بیروت، لبنان، 1419ھ/1998ء؛ بدائع الصنائع۔۲/۵۰۰؛ روضۃ الطالبین، ۵/۱۲۔۴۰۸؛ کشاف القناع، ۱/۵۶؛ الشرح الصغیر، ۳/۸۔۱۲۶